شبِ براءت(1437ھ)

کو اجتماعِ ذکر و نعت میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

موت کے قاصد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکِاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جمعرات کا دِن آتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (اَلفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یا نبی! تجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہُوں تیرا غلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت ہے، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات ہے، آج وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءَت تک مرنے والوں کے نام ملک الموت حضرتِ سیدنا عزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سپرد کئے جاتے ہیں، آہ!

عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے	نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُونے جانا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی موت کی اَمانت ہے جو دِھیرے دِھیرے اور کبھی اچانک ہی موت کے مُنہ میں چلی جاتی ہے، ہر جاندار کو موت کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ موت کا وَقْت یقیناً مُعیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب موت سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر اور داڑھی کے بالوں میں چاندنی چمکنے لگے (یعنی سفید بال نمودار ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد بُڑھاپے کی ڈھلان موت کے قاصد (پیغام دینے والے) ہیں۔ آیئے! موت کے ان قاصدوں کے بارے میں ایک حِکایَت سُنتے ہیں اور اس سے نصیحت

کے مَدَنی پُھول چُن کر اپنی اصلاح کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ

موت کے تین(3) قاصد:

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام میں دوستی تھی۔ ایک بار جب حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آئے تو حضرت سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِسْتِفسار فرمایا کہ آپ مُلاقات کے لیے تشریف لائے ہیں یا میری رُوح قَبض کرنے کے لیے؟ کہا: مُلاقات کے لیے۔ فرمایا: مجھے وفات دینے سے قبل میرے پاس اپنے قاصِد (پیغام دینے والے) بھیج دینا۔ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: میں آپ کی طرف دو(2) یا تین(3) قاصد بھیج دوں گا۔ چُنانچِہ جب رُوح قَبض کرنے کے لیے مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آئے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: آپ نے میری وفات سے قبل قاصِد بھیجنے تھے وہ کیا ہوئے؟ حضرتِ سیِّدُنا مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: سیاہ یعنی کالے بالوں کے بعد سفید بال، جِسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر کا جُھکاؤ، اے یعقوب (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)! موت سے پہلے انسان کی طرف میرے قاصد ہی تو ہیں۔ (مُکاشفۃ القُلوب ص ۲۱)

بیماری بھی موت کا قاصِد ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کو سُن کر ہمیں معلوم ہوا کہ رُوح قَبض کرنے سے پہلے مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے قاصد بھیجتے ہیں تاکہ بندہ سنبھل جائے اور اپنے گُناہوں سے توبہ کرکے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات کی بَجا آوری میں لگ جائے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جائے۔ یاد رکھئے موت کے ان تین(3) قاصِدوں کے علاوہ مختلف بیماریاں، کانوں اور آنکھوں کا تَغَیُّر (یعنی پہلے نظر اچّھی تھی پھر کمزور پڑ گئی اسی طرح سننے کی قوت کا کم یا ختم ہونا) بھی موت کے قاصد

www.dawateislami.net

ہیں۔ہم میں سے بہُت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس مَلکُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے یہ قاصِد پیغامِ اَجَل (یعنی موت کا پیغام) لاچکے ہوں گے مگر ہماری غفلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر کسی کے سیاہ بالوں کے بعد سفید بال آنے لگیں تو وہ اپنے دل کو ڈھارس دیتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ تو نَزلے سے بال سفید ہوگئے ہیں یا فکروں اور پریشانیوں نے مجھے بُوڑھا کر دیا ورنہ ابھی میری عمر ہی کیا ہے !اِسی طرح بیماری بھی موت کا نُمایاں قاصِد ہے مگر اس میں بھی سراسر غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ''بیماری'' کے سبب بھی روزانہ بے شُمار اَفراد موت کا شکار ہو جاتے ہیں! بلکہ مریض کو تو بہُت زیادہ موت کو یاد رکھنا چاہیے کہ کیا معلوم جو بیماری ہمیں معمولی محسوس ہو رہی ہے وُہی مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والی) صُورت اِختیار کر جائے اورآن کی آن میں فَنا کے گھاٹ اُتار دے پھر اپنے روئیں دھوئیں ، دُشمَن خُوشیاں مَنائیں اور مَرنے والا مَوت سے غافِل مَرِیض مَنوں مٹّی تلے اندھیری قبر میں جا پڑے! آہ!اس وقت مرنے والا ہوگا اور اُس کے اچھّے یا بُرے اعمال، یقیناً ہمیں نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زِندَگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زِندَگی کی آخری رات ہو، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے سکیں گے یا نہیں ؟عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، بظاہر اسے کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، لہٰذا بے جاخواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہر وَقْت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے۔

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خُوبصورت نوجواں بھی چل دیئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت نے آدبوچا:

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن محمد قرشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "کسی شہر میں ایک بہت دولت مند نوجوان رہتا تھا۔ اسے ہر طرح کی دُنیوِی نعمتیں مُیسّر تھیں۔ اس کے پاس ایک اِنتہائی حَسِین وجَمِیل لونڈی تھی جس سے وہ بہت زیادہ مَحَبَّت کرتا تھا۔ خُوب عیش وعِشرت میں اس کے دن رات گزر رہے تھے، اسے ہر طرح کی دُنیوِی نِعمتیں مُیسر تھیں لیکن وہ اَولاد کی نعمت سے محروم تھا، اس کی بڑی خواہش تھی کہ اس کی اَولاد ہو۔ کافی عرصہ تک اسے یہ خُوشی نصیب نہ ہوسکی پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے وہ لونڈی اُمید سے ہُوئی۔ اب تو اس مالدار نوجوان کی خُوشی کی اِنتہا نہ رہی، وہ خُوشی سے پُھولے نہ سَماتا تھا، اِنتِظار کی گھڑیاں اس کے لئے بہت صبر آزما تھیں بالآخر وہ وقت قریب آگیا جس کا اُسے شِدَّت سے اِنتظار تھا لیکن ہوتا وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے۔ اچانک وہ مالدار نوجوان بیمار ہوگیا اور کچھ ہی دنوں بعد اَولاد کے دیدار کی حسرت دل ہی میں لئے اس بے وَفا دُنیا سے کُوچ کر گیا۔ جس رات اس نوجوان کا انتقال ہوا اسی رات اس کا خوبصورت سا بچہ پیدا ہوا لیکن باپ اپنے بچے کو نہ دیکھ سکا۔ (عیون الحکایات ج ۱ ص ۱۹۶)

عمرِ دراز مانگ کر لائے تھے چار دن — دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیّاد سے گِلہ — قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں

موت کا ایک قاصد "بیماری"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: یُوں تو ہم میں سے ہر ایک کو موت سے غافل نہیں رہنا چاہیے اور ہر وَقْت موت کی تیاری کرنی چاہیے لیکن بالخصوص مَرِیض کا موت سے غافِل رہنا حیرت انگیز ہے۔

www.dawateislami.net

جیسا کہ بَیان کردہ واقعے میں ہم نے سُنا کہ وہ شخص بسترِ عَلالَت پر ہونے کے باوُجُود دُنیوی مُعامَلات میں اُلجھا رہا اور موت نے اسے آدبوچا اور اس کی ساری خواہشیں اور آرزئیں دھری کی دھری رہ گئیں۔

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مریض کو چاہیے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے، توبہ کرتے ہوئے موت کی تیاری کرے، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، خُوب گڑ گڑا کر دُعا کرے، عاجزی کا اِظہار کرے، خالق ومالک جَلَّ جَلَالُہٗ سے مدد مانگنے کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرائے، قُوّت وطاقت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کرے، شکوہ وشکایت نہ کرے، تیمارداری کرنے والوں کی عزت واِحترام کرے۔ (رسائل امام غزالی، الادب فی الدین، ص۴۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمیں بیماری میں بھی اپنی موت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے اور شکوہ وشکایات کرنے کے بجائے بیماری کو باعثِ رحمت اور گناہوں کے کفارے کا سبب سمجھنا چاہیے کیونکہ بعض معمولی بیماریاں مُوذی اَمراض سے تَحَفُّظ کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ دِماغی بیماریوں کا علاج، اس سے بہت مَرض دفع ہوجاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی وجُنون نہیں ہوتا جسے کبھی خارِش ہو اُسے جُذام و کوڑھ نہیں ہوتا، زُکام وخارش میں رَبّ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۳۹۵)

فقیہِ ملت مُفتی جلالُ الدّین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت وآرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔“ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں رُوحانی بیماریوں کا بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر وشکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع کرے تو بیماری سے کوئی معنوی فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔ بعض نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمات بول

www.dawateislami.net

اُٹھتے ہیں اور بعض خُدائے تعالیٰ کی جانب ظُلم کی نسبت کر کے کُفر تک پہنچ جاتے ہیں، یہ ان کی اِنتہائی شَقاوت (بد بختی) اور دُنیا و آخرت کی ہلاکت کا سبب ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔ (انوار الحدیث، ص ۱۹۷)

یاد رکھئے! بیماری کے فضائل اسی صُورت میں حاصل ہو سکیں گے کہ جب ہم اپنی زبان سے شکوہ وشکایت کا اِظہار کرنے کے بجائے صبر وشکر کا مُظاہَرہ کریں۔ حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے: دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟" اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے (یعنی شکر ادا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنّت میں داخل کروں اور اگر اسے شِفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دوں اور اس کے گُناہ مٹا دوں۔ (موطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۲۹، الحدیث: ۱۷۹۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر بیماری وپریشانی میں صبر کرنے اور اپنی موت کو یاد رکھتے ہوئے اس کی زِیادہ سے زِیادہ تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنّم کے دروازے پر نام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری نہ کرنا اور گُناہوں پر ڈَٹے رہنا باعثِ ہلاکت اور خُدا و مُصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے۔ موت کے بعد توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اور ہمارے گُناہوں کا نتیجہ عذاب کی صُورت میں ہمارے سامنے آجائے گا، اُس وَقت پچھتانے اور سر پچھاڑنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، لہٰذا ابھی مَوقع غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے سچّی توبہ

www.dawateislami.net

کر کے نَمازوں، رَمَضانُ المُبارَک کے روزوں اور سُنَّتوں بھری زِندگی گزارنے کا عَہد کرتے ہوئے موت کی تیاری شروع کر دیجئے۔ ابھی ہم میں سے اکثر جوان ہیں اور جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے عبادت ورِیاضت میں بسر کیجئے، کل بُڑھاپے میں ہمت ختم ہو جائے گی اَعضا بھی جواب دے چکے ہوں گے اس وقت عبادت کرنا مشکل ہو گا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مُفتیِ اعظم، ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رِیاضت کے یہی دن ہیں بُڑھاپے میں کہاں ہمّت
جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نُوریؔ جواں تم ہو

موت کا ایک قاصد "بڑھاپا"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح بیماری موت کا ایک قاصد ہے اسی طرح بُڑھاپا بھی موت سے پہلے اس کے قاصد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو انسان کا کسی بھی وَقْت موت سے غافل رہنا گویا دُشمن کے گھیرے میں سو جانے کی طرح ہے مگر بُڑھاپے میں موت سے غفلت برتنا ایسا ہی ہے کہ دُشمن پے دَر پے حملہ کیے جائے اور ہم اپنے بچاؤ کی کوئی تدبیر بھی اختیار نہ کریں۔ بُڑھاپا عمر کا وہ آخری مرحلہ ہے کہ اس کے بعد سِوائے موت کے کوئی منزل نہیں اور یہی عمر انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کرتی اور نیکیوں کی طرف راغب کرتی ہے مگر اب اس عُمر میں بھی انسان غفلت سے کام لے تو ایسے شخص کا آخِرت میں کیا حال ہو گا۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْفَاطِر آیت نمبر 37 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ اس میں چلّاتے ہوں گے اے ہمارے رَبّ ہمیں نکال کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے اور کیا ہم نے تمہیں وہ عُمر نہ دی تھی جس

www.dawateislami.net

تَذَکَّرَ وَجَآءَکُمُ النَّذِیۡرُ ؕ فَذُوۡقُوۡا فَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ نَّصِیۡرٍ ﴿۳۷﴾	میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سُنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا تو اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں ۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر کی کتابوں میں ایک قول کے مُطابق (اَلنَّذِیۡرُ ؕ) سے مُراد بڑھاپا ہے۔ علامہ بَغَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب ایک بال سفید ہو جاتا ہے تو وہ دوسروں سے کہتا ہے کہ تم بھی تیار ہو جاؤ کہ موت کا وَقت قریب آگیا ہے۔

(تفسیر بغوی، ج۳ص ۴۹۵، تفسیر در منثور، ج۷، ص ۳۲)

معلوم ہوا کہ بڑھاپا بھی موت کے قاصدوں میں سے ہے یہ ایسی عمر ہے کہ اس میں انسان کو خواہِشاتِ نَفْس ترک کر کے دُنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چُھڑا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لو لگا لینی چاہیے اور زندگی کے باقی دن موت کی یاد اور آخرت کی تیاری میں بسر کرنے چاہییں۔ ہمارے بُزرگانِ دِین یوں تو اپنی ساری زندگی فکرِ آخرت اور اَحکامِ خُداوندی کی بجا آوری میں ہی بسر کرتے تھے مگر جب انہیں اپنی داڑھی یا سر کے بالوں میں ایک سفید بال نظر آجاتا تو خَلْوت نشینی اِخْتیار کر لیتے اور ہر وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادَت و رِیاضَت میں مَشْغُول ہو جاتے۔ جیسا کہ

خلوت نشین بزرگ:

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی قوم کے سردار تھے۔ ایک دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو دُعا کی: "یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اچانک ہونے والے حادِثات سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے معلوم ہے کہ موت میری تاک میں ہے اور میں اس سے بچ نہیں سکتا۔" پھر وہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمانے لگے: "اے بنو سعد! میں نے اپنی جوانی تم پر وَقْف کر دی تھی اب تم میرا بُڑھاپا مجھے بخش دو۔" پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر تشریف لائے اور عبادت میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا وِصال ہو گیا۔ (بحر الدموع، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُوڑھا شخص موت کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگ اس عمر میں بھی گُناہوں کی دَلدَل میں پھنسے رہتے ہیں اور گالی گلوچ، فلموں ڈراموں، جُھوٹ، غیبت، چُغلی سے پیچھا نہیں چھڑاپاتے نیز مال کمانے کی دُھن ان پر سوار رہتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "آدمی بُوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو (2) چیزیں جوان رہتی ہیں: (۱) حِرص اور (۲) لمبی اُمید۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا، الحدیث ۱۰۴۷، ص ۵۲۱)

اسی طرح شہنشاہِ خُوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "بُوڑھے کا دل دو (2) چیزوں کی مَحبَّت میں جوان ہی رہتا ہے (۱) زِندگی اور (۲) مال کی مَحبَّت۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا، الحدیث ۱۰۴۶، ص ۵۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ انسان چاہے بُڑھاپے کی دَہلیز پر ہی کیوں نہ پہنچ جائے لیکن مال و دولت کی مَحبَّت اور ہوس اس عمر میں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور یوں اُسے عبادت وریاضت کی چاشنی نصیب نہیں ہوتی۔ اپنے دل سے دُنیا کی مَحبَّت مِٹا کر موت کی یاد دل میں بٹھانے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "آنسوؤں کا دریا" سے 3 نصیحت آموز عربی اشعار کا ترجمہ سُنئے اور توبہ کے بعد اپنی بقیہ زِندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گُزارنے کی نِیَّت کر لیجئے۔

(۱) اے بُوڑھے شخص! کیا بُڑھاپا آنے کے باوُجود بھی تُو جہالت میں مُبتلا ہے؟ اب (اس عمر) میں تمہاری طرف سے جہالت کا مُظاہرہ اچھا نہیں۔

(۲) تیرا فیصلہ تو سر کی سفیدی نے کر دیا مگر پھر بھی تُو دُنیا کی طرف مائل ہوتا ہے اور ناپائیدار (دُنیا) تجھے دھوکہ دے رہی ہے۔

www.dawateislami.net

(۳)ناپائیدارِ دُنیااور(اس پر)افسوس کرنا چھوڑ دے، کہ ایک دن تُو بھی مرنے والا ہے، اور ایسے پختہ اِرادہ کے ساتھ آگے بڑھ جس میں کسی بیہودہ پن کی آمیزش نہ ہو۔

آخِرت کے مُقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سَیِّدُنا مُستَورِد بن شَدّاد رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے مَروِی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آخرت کے مُقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔"

(صَحیح مُسلِم، ص۱۵۲۹، حدیث۲۸۵۸ دار ابن حزم بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ (مثال) بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتَناھی (ختم ہونے والی اور اِنتہا کو پہنچنے والی دُنیا) کو باقی غیر فانی غیر مُتَناھی (ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت) سے (اتنی) سی بھی نسبت بھی نہیں جو بھیگی اُنگلی کی تری کو سمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو اللہ سے غافل کر دے، عاقِل (عقلمند) عارف کی دُنیا تو آخِرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافل کی نماز بھی دُنیا ہے، جو وہ نام و نُمود کے لئے اَدا کرتا ہے، عاقِل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دِین ہے کہ حُضُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے، مُسلمان اِس لیے کھائے پیئے سوئے جاگے کہ یہ حُضُور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں ہیں۔ حَیاۃُ الدُّنیا اور چیز ہے، حیٰوۃٌ فِی الدُّنیا اور، حَیاۃٌ لِّلدُّنیا کچھ اور، یعنی دُنیا کی زِندگی، دُنیا میں زِندگی، دُنیا کے لئے زِندگی۔ جو زندگی دُنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دُنیا کے لئے نہ ہو، وہ مُبارک ہے۔

(مراۃ، ج۷، ص۳)

دل سے میرے دُنیا کی مَحبَّت نہیں جاتی
سرکار گُناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی

www.dawateislami.net

دِن رات مُسلسل ہے گُناہوں کا تَسلسُل
کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُو اچانک موت کا ہو گا شکار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت سے پہلے اس کے قاصد آتے ہیں مگر اس اِنتظار میں ہرگز نہیں رہنا چاہئے کہ جب موت کے قاصد آجائیں گے تو پھر اس کی تیاری شروع کریں گے، بعض اَوقات موت کے قاصد نہیں آتے اور انسان اچانک ہی موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا! اس سے پہلے کہ اچانک پیامِ اَجَل (یعنی موت کا پیغام) آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقرِباء کو روتا چھوڑ کر دُنیا کی فانی رونقوں ،لذّتوں اورآسائشوں سے مُنہ موڑ کر قبر کے ہولناک اور تاریک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا جاسوئیں، ابھی سے موت کی تیاری شُروع کر دیجئے اور جوانی کے نَشے میں مدہوش ہونے کی وجہ سے غفلت کا جو پردہ ہماری عقل پر پڑ چُکا ہے اسے چاک کرنے کیلئے آیئے! نوجوانوں کی اچانک موت کے چند عبرتناک واقعات سُنتے ہیں۔

سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ "یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔" تو اس نے کہا: "مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی وشادابی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔" اس سے کہا گیا کہ "تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔" اُس نے کہا: "میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔" پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔ (عیون الحکایات، ص۴۴۶)

www.dawateislami.net

شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک نوجوان کی اچانک موت کا عبرت ناک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ بنگلہ دیش میں ایک نوجوان نے داڑھی رکھی تھی، جب اُس کی شادی کا وَقت قریب آیا تو والِدَین نے داڑھی مُنڈوانے پر مجبور کیا۔ بادِلِ ناخواستہ (یعنی نہ چاہتے ہوئے بھی) نائی کے پاس جا کر داڑھی مُنڈوا کر گھر کی طرف آتے ہوئے سڑک عُبُور کر رہا تھا کہ کسی تیز رفتار گاڑی نے کچل کر رکھ دیا، اُس کا دم نکل گیا اور اُس کی شادی کے اَرمان خاک میں مل گئے، ماں باپ نہ بچا سکے! نہ شادی ہوئی نہ داڑھی رہی۔ (نیکی کی دعوت، ص ۵۵۶)

شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا

ایک شخص جس کا گھر قبرستان کے قریب تھا اُس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات ناچ رنگ کی محفِل قائم کی، لوگ ناچ کُود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سنّاٹا چِیرتی ہوئی دو عَرَبی اشعار پر مُشتَمِل ایک گرجدار آواز گُونج اُٹھی، "اے ناچ رنگ کی ناپائدار لذّتوں میں مُنہَمِک ہونے والو! موت تمام کھیل کُود کو خَتْم کر دیتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہم نے دیکھے جو مسرّتوں اور لذّتوں میں غافِل تھے موت نے انہیں اپنے اہل وعیال سے جُدا کر دیا!" راوی کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! چند دنوں کے بعد دُولھا کا انتِقال ہو گیا۔ (ابن ابی دنیا، کتاب الاعتبار واعقاب السرور والاحزان، الرقم ۱۴، ج ۶، ص ۳۱)

کِھلکِھلا کر ہنس رہا ہے بے خبر
قبر میں روئے گا چیخیں مار کر
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص712)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے شادی کے ہنستے بستے گھر میں! موت کی آندھی آئی اور ٹھٹھہ مسخریوں، دھما چوکڑیوں، سنگیت کی دُھنوں، چُٹکلوں اور قہقہوں شادمانیوں اور مسرّتوں، مچلتے ارمانوں اور خوشی کی تمام راحت سامانیوں کو اُڑا کر لے گئی۔ دولہا میاں موت کے گھاٹ اُتر گئے اور خوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کدہ بن گیا۔ اِس حِکایت کو سن کر شادیوں میں بے ہودہ فنکشن برپا کرنے والوں اور ان میں شریک ہو کر گانے باجے کی دُھنوں پر ہنس ہنس کر خوشی کے نعرے بُلند کرنے والوں کی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔

نہیں درکار وہ خوشیاں جو غفلت کا بنیں ساماں
عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نوجوانوں کو دُنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بیوفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دِلا کر خوابِ غفلت سے بیدار کرنے اور قَبْر و حشْر کی تیّاری کا ذِہن بنانے کیلئے دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خُوبصورت چِہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جِنھوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تَقوِیَت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالب آنے والے؟ بیشک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔

(شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، ۷/ ۳۶۴، حدیث: ۱۰۵۹۵)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقل مند وہی ہے جو اپنی موت سے پہلے موت کی تیاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنَّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یُوں قبْر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہر گز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپڑاسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدُور اگر کسی کے ساتھ بھی توشَۂ آخِرت میں کمی رہی، نمازیں قَصداً اقضا کیں، رَمضان شریف کے روزے بلا عُذرِ شَرعی نہ رکھے، فَرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر اَدا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سُنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خُوب گُناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حَسرت وندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! موت کا دِن مُقرَّر ہے، ہم دُنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں، مضبوط سے مضبوط عمارت میں جا چھپیں یا عالیشان محلّات میں بند ہو جائیں لیکن موت اپنے وَقت پر ضرور آکر رہے گی۔ چُنانچہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 78 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ		ترجَمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو

منقول ہے ایک مرتبہ ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرت

www.dawateislami.net

سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام سے پُوچھا: یہ کون تھے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: یہ ملکُ الموت تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یُوں دیکھ رہے تھے کہ جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہَوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِند کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچا دے۔ حکم سُنتے ہی ہَوا نے اسے وَہیں پہنچادیا۔ مَلَکُ المَوت عَلَیْہِ السَّلام جب دوبارہ آئے تو حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام نے پُوچھا: تم میرے قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ مَلَکُ المَوت عَلَیْہِ السَّلام نے کہا: مجھے اس پر حیرانگی ہو رہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند کے دُور دراز علاقہ میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۲۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ وہ شخص اس گُمان میں تھا کہ اگر میں مَلَکُ المَوت کی نظروں سے اَوجھل ہو کر کئی میل دُور چلا جاؤں گا تو شاید موت سے بچنے میں کامیاب ہو جاؤں مگر آہ! جس مقام پر اس کی موت پہلے سے ہی لکھی جاچکی تھی وہ خُود وہاں پہنچ گیا۔ یاد رکھئے! موت کسی کو نہیں چھوڑتی ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا پڑے گا۔ چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنبیا کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ	ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: اِنسان ہوں یا جنّ یا فِرِشتہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا ہر ایک کو موت آنی ہے۔ اور ہر چیز فانی ہے۔

(نورُ العرفان، ص ۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے قرآنِ کریم واضح لفظوں میں یہ اعلان فرما رہا ہے

www.dawateislami.net

کہ موت ہر ایک کو آنی ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا اس کے باوُجود بھی ہم اس کی تیاری نہ کریں تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پُر لُطف اور رَنگ وسُرور کی بڑی محفل میں شریک ہو اوراسے یہ خبر دے دی جائے کہ ابھی کوئی سپاہی آئے گا اور تمہیں سب کے سامنے پانچ (5) کوڑے مارے گا تو یقیناً اُسے وہ محفل بدمزہ اور زندگی بے رونق معلوم ہونے لگے گی مگر موت جو ہر لمحہ ہمارے پیچھے چلی آرہی ہے اور کسی بھی وَقْت تمام تر سختیوں کے ساتھ آکر پکڑ سکتی ہے پھر بھی ہم غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔

گو پیشِ نظر قبر کا پُرہول گڑھا ہے
افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص382)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی سختیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موت کی سختیوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نَزع اُس تکلیف کا نام ہے جو براہِ راسْت رُوح پر نازِل ہوتی ہے اور تمام اَجزاء کو گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ رُوح کا وہ حِصّہ بھی تکلیف محسوس کرتا ہے جو بدن کی گہرائیوں میں ہے۔ نَزع کی تکالیف براہِ راسْت رُوح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوح نکالی جاتی ہے، لہٰذا اُس وَقْت کی تکلیف اور دَرْد کا کون اَندازہ کر سکتا ہے۔ بُزرگوں نے تو یہاں تک فرمادیا ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کے وار، آرے کے چِیرنے اور قینچی کے کاٹنے سے بھی زِیادہ تکلیف دہ ہے کیونکہ جب تلوار کا وار بدن پر پڑتا ہے تو بدن کو تکلیف اسی وَجہ سے

www.dawateislami.net

محسوس ہوتی ہے کہ اس کا رُوح کے ساتھ تَعلُّق قائم ہے۔ تو ذرا اَندازہ کرو کہ اس وَقت کس قدر تکلیف ہو گی جب تلوار براہِ راست رُوح پر پڑے گی؟ جب کسی کو تلوار سے زَخمی کیا جائے تو مدد مانگ سکتا اور چیخ وپُکار کر سکتا ہے کیونکہ اس کے زَبان و جسم میں طاقت مَوجُود ہے جبکہ مرنے والے کی آواز اور چیخ و پُکار تکلیف کی وَجہ سے خَتم ہو جاتی ہے کیونکہ موت کی تکلیف اس وَقت بڑھ کر دل پر غَلَبہ کر لیتی ہے اور پھر پورے بدن کی طاقت چھین کر ہر حصّے کو کمزور کر دیتی ہے، یہاں تک کہ کسی بھی حصّے میں مدد مانگنے کی طاقت نہیں رہتی، نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیّت پر غالب آکر اسے حیران و پریشان کر دیتی ہے جبکہ زَبان کو گُونگا اور باقی جِسمانی حِصّوں کو بے جان کر دیتی ہے، اگر کوئی شخص نَزع کے وَقت رونا، چِلّانا یا مدد مانگنا بھی چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا اور اگر کچھ طاقت باقی بھی ہو تو اس وَقت اس کے حلق اور سینے سے غَرغَرہ اور گائے بیل کے ڈکرانے کی آواز ہی سنو گے، اس کا رنگ مٹیالا ہو جاتا ہے گویا مٹی سے بنا تھا تو مرتے وقت بھی مٹی ظاہِر ہوتی ہے، ہر رَگ سے رُوح نکالی جاتی ہے، جس کی وَجہ سے تکلیف جسم کے اَندر باہر ہر جگہ پھیل جاتی ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اُوپر چڑھ جاتے ہیں، ہونٹ سُوکھ جاتے ہیں، زبان سُکڑ جاتی ہے اور اُنگلیاں نیلی پڑ جاتی ہیں، جس بدن کی ہر ہر رَگ سے رُوح نکالی جا چکی ہو، اس کی حالت مَت پُوچھو کیونکہ اگر جِسم کی ایک رَگ بھی کھینچ جائے تو بہت زِیادَہ تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ پوری رُوح کو ایک رَگ سے نہیں بلکہ ہر ہر رَگ سے نکالا جاتا ہے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہو گی؟ اور پھر آہستہ آہستہ جسم کے ہر ہر حصّے پر موت طاری ہوتی ہے، پہلے قدم ٹھنڈے پڑتے ہیں پھر پنڈلیاں اور پھر رانیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں اور یوں جِسم کے ہر ہر حصّے کو سختی کے بعد پھر سختی اور تکلیف کے بعد پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہاں تک کہ رُوح حلق تک کھینچ لی جاتی ہے، یہی وہ وَقت ہوتا ہے جب مرنے والے کی اُمّیدیں دُنیا اور دُنیا والوں سے ختم ہو جاتی ہیں جبکہ توبہ کا دروازہ کچھ ہی دیر پہلے بند ہو جاتا ہے اور پھر حسرت وندامت اسے چاروں جانب سے گھیر لیتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۵۱۲، ۵۱۱، ملتقطاً)

www.dawateislami.net

نزع میں ربِّ غفّار تجھ سے　　موت سے قبل بیمار تجھ سے
طالبِ جلوۂ مُصطفٰے ہے　　یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے
وِردِ لب کلمۂ طَیِّبہ ہو　　اور ایمان پر خاتمہ ہو
آ گیا ہائے وقتِ قضا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۳۵،۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کے وَقْت کی تکلیف تو مُردہ ہی جان سکتا ہے مگر ہمیں اپنی موت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت خوفناک ہے اور اس کا خطرہ بہت بڑا ہے لیکن پھر بھی لوگ اس سے غافل ہیں کہ اس کے بارے میں سوچ بچار کرتے ہیں نہ اسے یاد کرتے ہیں اور اگر کوئی یاد بھی کرتا ہے تو بے توجہی سے کرتا ہے کہ دل دُنیوی خواہشات میں مشغول رہتا ہے لہٰذا موت کی یاد سے دل کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، البتہ فائدہ اس طریقے سے پہنچ سکتا ہے کہ موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کرے اوراس کے علاوہ ہر چیز کو اپنے دل سے نکال دے جیسے کوئی شخص خطرناک جنگل میں سفر کا ارادہ کرے یا سمندری سفر کا ارادہ کرے تو بَس اسی کے بارے میں غور وفکر کرتا رہتا ہے لہٰذا جب موت کی یاد کا تعلق دل سے براہِ راست ہو گا تو اس کا اثر بھی ہو گا اور علامت یہ ہو گی کہ دنیا سے دل اتنا ٹُوٹ چکا ہو گا کہ دنیا کی ہر خوشی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۱۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی حقیقت جان لینے کے بعد آیئے! اب موت کو یاد کرنے کے چند فضائل بھی سنتے ہیں چنانچہ (ایک مرتبہ) حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ”یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا شہیدوں کے ساتھ کسی اور کو بھی اُٹھایا جائے

www.dawateislami.net

گا؟" ارشاد فرمایا: "ہاں! اسے جو دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرے۔

(المعجم الاوسط، ۵/ ۳۸۱، حدیث: ۶۷۷۶، بتغیر کثیر)

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جس سے ہنسی کی آوازیں بلند ہورہی تھیں، ارشاد فرمایا: "اپنی مجلسوں میں لذتوں کو بے مزہ کردینے والی کا بھی ذکر کیا کرو۔" انہوں نے عرض کی: "لذتوں کو بے مزہ کرنے والی کیا چیز ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت۔"

موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الموت والاستعداد لہ، ۵/ ۴۲۳، حدیث: ۹۵

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے والا دَسواں شخص تھا کہ کسی انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں زیادہ عقلمند اور عزت والا کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "موت کو زیادہ یاد کرنے اور اس کی زیادہ تیاری کرنے والا، یہی لوگ عقلمند ہیں کہ دنیاوی اور اُخروی اعزاز کے ساتھ رُخصت ہوتے ہیں۔" (مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، ص ۵، حدیث: ۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ احادیثِ مُبارَکہ میں موت کو یاد کرنے والے کو شہیدوں کے ساتھ اُٹھائے جانے کا مُژدہ سُنایا گیا اور اسے عقلمند اور مُعَزّز لوگوں میں شُمار کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس مقام کو پانے کیلئے ہمیں بھی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے اور اس کی تیاری کیلئے نماز روزوں کی پابندی کرنے، گُناہوں سے بچنے اور خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔ آج ہمارے پاس موقع ہے لیکن عمل کی طرف ہمارا دل مائل نہیں ہوتا کل مرنے کے بعد دُنیا میں نیک اعمال نہ کرنے کی حسرت ہوگی اور دل بھی چاہے گا کہ مجھے کچھ مُدّت کیلئے پھر سے دُنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ نیک اعمال کرسکوں لیکن اس وَقت سِوائے حسرت وندامت کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ لہٰذا آج کو کل پر فوقیت دیتے ہوئے آج ہی سے نیک اعمال شُروع کردیجیے اور ہر لمحہ اپنی موت کو

www.dawateislami.net

پیشِ نظر رکھیے کیونکہ موت کو یاد کرنا موت کی تیاری میں اہم کردار اَدا کرتا ہے۔

نہ مانگے موت آئے گی نہ بیہوشی ہی چھائے گی
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص325)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کو یاد کرنے کا زیادہ مُفید طریقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُود کو ڈرانے اور دل کو قبر و آخرت کی فکر میں لگانے کیلئے موت کا تَصوُّر جمانے کا طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھی تنہائی میں دِل کو ہر طرح کے دُنیوِی خیالات سے پاک کر کے پہلے اپنے اُن دوستوں اور رِشتہ داروں کو یاد کیجئے جو وفات پا چکے ہیں، اپنے قُرب وجوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تَصوُّر ہی تَصوُّر میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دُنیا میں اپنے اپنے مَنصَب وکام میں مشغول، لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، دُنیوی تعلیم کے ذریعے مستقبل کی بہتری کے لیے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمل نہ ہوسکیں، دُنیوی کاروبار کے لیے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیا کرتے تھے وہ صرف اس دُنیا ہی کے لیے کوششوں میں مصروف تھے، اسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اسی کا آرام انہیں مَرغُوب تھا، وہ یُوں زِندگی گُزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ چنانچہ وہ موت سے غافل خُوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے، ان کے کفن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دُنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے، آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکایک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچا دیئے گئے، ان کے ماں باپ غم سے نڈھال ہوگئے، ان کی بیوائیں بے حال ہوگئیں، ان کے بچے بلکتے رہ گئے، مستقبل کے حَسِین خوابوں کا آئینہ

www.dawateislami.net

چکنا چُور ہو گیا، اُمیدیں ملیامیٹ ہو گئیں، ان کے کام اَدھورے رہ گئے، دُنیا کے لیے ان کی سب محنتیں رائیگاں گئیں، وُرثاء ان کے اَموال تقسیم کرکے مزے سے کھا رہے ہیں اور ان کو بُھول چکے ہیں۔ اس تَصوُّر کے بعد اب ان کی قبر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ اُن کے بدن کیسے گل سَڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حَسین چہرے کیسے مَسْخ ہو گئے ہوں گے، وہ کھلکھلا کر ہنستے تھے تو مُنہ سے پُھول جھڑتے تھے مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خُوبصورت دانت جھڑ چکے ہوں گے اور مُنہ میں پیپ پڑ گئی ہو گی، ان کی موٹی موٹی دلکش آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہہ گئی ہوں گی، ان کے ریشم جیسے بال جھڑ کر قبر میں بکھر گئے ہوں گے، ان کی باریک اُونچی خُوبصورت ناک میں کیڑے گُھسے ہوئے ہوں گے، ان کے گُلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے پتلے نازُک ہونٹوں کو کیڑے کھا رہے ہوں گے، وہ ننّھے ننّھے بچے جن کی باتوں سے غمزدہ دل کِھل اُٹھتے تھے مرنے کے بعد اِن کی زبانوں پر کیڑے چمٹے ہوں گے، نوجوانوں کے قابلِ رشک توانا وَرزِشی جسم خاک میں مل گئے ہوں گے۔ ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہو چکے ہوں گے۔

یہ تَصوُّر کرنے کے بعد سوچئے کہ آہ! یہی حال عنقریب میرا بھی ہونے والا ہے، مجھ پر بھی نزع کی کیفیت طاری ہو گی، عزیز و اَقارب جمع ہوں گے، ماں: میرا لال! میرا لال! کہہ رہی ہو گی، باپ مجھے: بیٹا! بیٹا! کہہ کر پُکار رہا ہو گا، بہنیں بھائی! بھائی! کی آوازیں لگا رہی ہوں گی، چاہنے والے آہیں اور سسکیاں بھر رہے ہوں گے، پھر اسی چیخ و پُکار کے پُر ہول ماحول میں رُوح قبض کر لی جائے گی، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائے گا، عزیزوں کے رونے دھونے سے کہرام مچ جائے گا، پھر غسّال کو بُلایا جائے گا، مجھے تختۂ غسل پر لِٹا کر غُسل دیا جائے گا اور کفن پہنایا جائے گا، آہ و فُغاں کے شور میں اس گھر سے میرا جنازہ روانہ ہو گا جس گھر میں میں نے ساری عُمر بسر کی، کل تک جنھوں نے ناز اُٹھائے آج وہی میرا جنازہ اُٹھا کر قبرستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قبر میں اُتار کر میرے عزیز اپنے ہاتھوں سے مجھ پر مٹی ڈالیں گے، آہ! پھر قبر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر

سب کے سب واپس پلٹ جائیں گے۔ میرا دل بہلانے کے لیے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا، ہائے! ہائے! پھر قبر میں میرا جسم گلنا سڑنا شروع ہو جائے گا۔ اُسے کیڑے کھانا شروع کر دیں گے، وہ کیڑے پتا نہیں میری سیدھی آنکھ پہلے کھائیں گے یا کہ اُلٹی آنکھ، میری زبان پہلے کھائیں گے یا میرے ہونٹ۔ ہائے! ہائے! میرے بدن پر کس قدر آزادی کے ساتھ کیڑے رینگ رہے ہوں گے، ناک، کان اور آنکھوں وغیرہ میں گھُس رہے ہوں گے۔ یُوں اپنی موت اور قبر کے حالات کا تصوُّر باندھیئے پھر مُنکر نکیر کی آمد، ان کے سوالات اور عذابِ قبر کا خیال دل میں لائیے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے مُعاملات سے ڈرایئے۔ اس طرح فکرِ مدینہ (یعنی اعمال کے محاسبہ) کے ذریعے موت کا تصوُّر کرنے سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل میں موت کا احساس پیدا ہو گا، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔ (بیاناتِ عطاریہ، حصہ ۱، ص ۳۰۹)

یاد رکھ! ہر آن آخر موت ہے بن تو مت انجان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شئے کو ہے سُن لگا کر کان، آخر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے مان یا مت مان آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ موت کی یاد ہر وَقت ہمارے دلوں میں مَوجُود رہے اور ہم وَقتاً فوقتاً موت کی تیاری کرتے رہیں اور اس کے علاوہ دیگر گُناہوں سے بھی بچتے رہیں تو اس کیلئے ہمیں ایک ایسے ماحول کی ضرورت ہے کہ جس ماحول میں ہمیں گُناہوں کی سزاؤں اور نیکیوں کی جزاؤں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول میں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے مَحبَّت کی ترغیب دلائی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور موت کے بارے میں مَزید مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ 814 صفحات پر مشتمل کتاب اِحیاءُ العلوم جلد 5 سے "موت اور اس کے بعد کا بیان" نیز مکتبۃُ المدینہ کا 44 صفحات پر مشتمل رسالہ **"موت کا تصور"** پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید معلومات حاصل ہو گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءَت یعنی نجات پانے کی رات، بھلائیوں والی رات، رحمتوں والی رات، دُعاؤں کی قبولیت کی رات، بخشش کی رات، تقسیمِ رزق کی رات، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات میں ہم نے موت کے قاصِدوں کے مُتَعلِّق بیان سُنا،

- یقیناً موت برحق ہے اور موت سے پہلے موت کے قاصِد مثلاً سیاہ بالوں کے بعد سفید بالوں کا آنا، قُوتِ سماعت میں کمی آجانا، بُڑھاپا، مُوذی مرض، جسمانی کمزوری کی صُورت میں آتے ہیں مگر موت کا آنا انہی پر موقوف نہیں بلکہ بعض تندُرست نوجوان حتّٰی کہ نومَولُود بچے بھی موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔
- اگر ہماری زندگی میں یہ قاصد آجائیں مثلاً خدانخواستہ کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو نِیَّت کیجئے کہ شکوہ شکایت کرنے کے بجائے صبر کر کے اَجر کمانے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے اور بیماری میں بھی جس قدر ممکن ہو نماز وروزے کی پابندی رکھیں گے۔ اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مرض سے شِفا بخشی اور لمبی زندگی عطا کی تو جوانی میں عبادت کے فضائل پانے کے ساتھ ساتھ بڑھاپے میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت، قرآنِ پاک کی تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت

www.dawateislami.net

کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

- اگر ہم موت سے غافِل رہے اور دُنیا کی رنگینیوں میں مست ہو کر قبر و آخرت کی تیاری نہ کی تو یادر کھئے! دُنیا تو جس طرح عیش و عشرت میں گُزار لیں گے مگر آخرت میں ذِلّت ورُسوائی ہمارا مُقدَّر بن سکتی ہے اور بعض اَوقات دُنیا میں بھی اس کا اَنجام بُھگتنا پڑتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس تجہیز و تکفین کا تَعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی لوگوں میں فکرِ آخرت بیدار کرنے اور انہیں موت کی تیاری کرنے کا ذہن دینے کیلئے کم و بیش 103 شعبوں میں نیکی کی دعوت عام کررہی ہے۔ انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس تجہیز و تکفین"** بھی ہے، اس مجلس کا کام شریعت اور مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقِ کار کے مُطابق مسلمان میّتوں کے غسل و کفن اور لَواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سرانجام دے کر ثواب کمانا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت وقتاً فوقتاً، ملک و بیرونِ ملک میں تربیتی اجتماعات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک DVD بنام **"تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع"** بھی جاری کی ہے، اس شعبہ کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net سے اس DVD کو دیکھا اور سنا جاسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلس تجہیز و تکفین کے تحت تیجے، چہلم اور برسی کے موقع پر ایصالِ ثواب کے اجتماع کی بھی ترکیب کی جاتی ہے، اس موقع پر مجلس تقسیمِ رسائل کو بھی ترغیب دِلائی جاتی ہے کہ یہ بالخصوص ان رسائل **"قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ"** وغیرہ تقسیم کرنے کی ترکیب کریں۔

www.dawateislami.net

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ یقیناً آج کے دور میں جب کہ مُسلمان دین سے بہت دور ہیں اور برابر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ لوگوں نے آخرت کو بالکل بھلادیا ہے اور دنیا میں مگن ہو کر رہ گئے ہیں۔ سنتیں اور نوافل پڑھنا تو دور لوگوں کی اَکْثَرِیَّت فرض نمازیں تک قضا کر دیتی ہے۔ مساجد ویران ہو کر رہ گئی ہیں ایسے میں انہیں دوبارہ آباد کرنے کا عزم کرنا اور اسی عزم کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنا یقیناً سَعادَت سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کوشش کیجئے اور زیادہ سے زیادہ صدائے مدینہ لگائیے اور مساجد کی آباد کاری میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضْرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳) ہمیں بھی چاہیے کہ بالخصوص نمازِ فجر میں صدائے مدینہ لگائیں اور دیگر نمازوں میں بھی اپنے گھر والوں رشتہ داروں اور گلی بازاروں میں بیٹھے ہوئے مسلمانوں پر اِنْفرادی کوشش کر کے نماز کیلئے مسجد میں ساتھ لیتے جائیں ہو سکتا ہے ہماری اِنْفرادی کوشش سے کوئی پکا نمازی بن جائے اور ہمارے لئے ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

www.dawateislami.net

بے نمازی، نمازی بن گیا

سردارآباد (فیصل آباد) کے ہجویری ٹاؤن محلہ بلال گنج میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **میں ایک ماڈرن، کلین فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا میرا محبوب مشغلہ تھا،** پانچ وقت کی نماز تو کیا جمعہ پڑھنے سے بھی محروم رہتا۔ ایک دن کسی عزیز کے گھر جانا ہوا وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک میری نظر الماری میں رکھی ایک اسلامی کتاب پر پڑی میں نے وہ کتاب اٹھائی اور پڑھنا شروع کر دی۔ **کتاب بہت اچھی تھی اس لئے میرے دل میں دینی کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا** چنانچہ میں نے اپنے دوست سے مطالعے کیلئے کچھ کتابیں مانگیں اس نے مجھے قبر و آخرت کے متعلق امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے چند رسائل دیئے۔ جب میں نے ان رسائل کا مطالعہ کیا تو مجھ پر رقت طاری ہوگئی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اس بات کا احساس ہوا کہ میں اب تک غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔ اسی وقت **میں نے سچے دل سے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازی بن گیا۔** دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی حاضر ہونے لگا۔ چہرے کو داڑھی مبارک اور سر کو عمامہ شریف سے سجالیا اور دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (کالے بچھو کا خوف:۲۸)

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوت اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ

www.dawateislami.net

اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گناہوں سے بچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگائیے کہ اُمّ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گناہ بخش** دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَزْ کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضان المبارک کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قدر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اوران تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فرشتوں) سے مُشابَہت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اوران کے ساتھ مُشابَہت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے

ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دورانِ اِعتکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفٰے کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کر ہی لینا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی ترکیب ہو گی، سب سے بڑا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہو گا، جس میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ بعدِ ظہر و بعدِ تراویح کے مدنی مذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش 200 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش 103 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، مدرستہ المدینہ (للبنین وللبنات)،

www.dawateislami.net

مدرسۃ المدینہ آن لائن (للبنین وللبنات) اور مدنی چینل کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں، اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔ فرمانِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے**، فرمانِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی ایک خاص فضیلت ہے، آیئے سُنیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے چنانچہ

15 شعبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مُصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت

www.dawateislami.net

سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ا ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفر کرنے کی سنتیں اور آداب:

(۱) مُمکِن ہو تو جمعرات کو سَفر کی اِبتِداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی اِبتِداء کرنا سُنَّت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۵، ص۱۶۱) چنانچہ حضرت سیدُنا کَعب بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروِی ہے کہ حُضُور نبیٔ کَرِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوہ تبُوک کے لئے جُمعرات کے دِن روانہ ہوئے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الجھاد، باب من اراد غزوۃ فورّی.... الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج۲، ص۲۹۶) (۲) اگر سَہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں، "سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لَپیٹ دی جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی الدلجۃ، الحدیث ۲۵۷۱، ج۳، ص۴۰) (۳) اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صُورت میں سَفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنا لیں۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب تین (3) آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی القوم یسافرون۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج۳، ص ۵۱، ۵۲) (۴) چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قُصُور مُعاف کروائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے ان پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص۱۹) (۵) ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل و مال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حوالے کر کے جائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ (۶) دورانِ سفر

www.dawateislami.net

ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرتے رہیں۔ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اور سُبۡحَانَ اللّٰہِ سب تین (3) تین(3) بار،لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنت کے پھُول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net